مولانا ذاکر حسن نعمانی

اختلاطِ مرد و زن، شرعی ستر و حجاب

باہم دیکھنے اور نکاح کیلئے انتخاب کا مسئلہ

آج کل مردوں اور عورتوں کا اختلاط و بے پردگی اتنی عام ہو چکی ہے کہ نظریں بچانی مشکل ہو گئیں۔ ایک اجنبیہ عورت کو سر سے پاؤں تک اس وقت تک دیکھتے رہتے ہیں جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو جائے یہ ایک ایسا خطرناک مرض ہے جو غالباً موت کے ساتھ ختم ہوتا ہے۔ **الا ماشاء اللہ** اس گناہ میں عورتیں برابر کی شریک ہیں۔ ان کا لباس اور بے پردگی کچھ اس طرح ہے کہ لوگوں کو دعوت نظارہ دیتی ہیں اگر خواتین کسی ضرورت کے تحت گھر سے پورے بدن کو چھپا کر نکلتیں تو مرد حضرات اس گناہ کے ارتکاب سے محفوظ رہتے۔ ایسے علاقے بھی ہیں کہ عورتیں جب گھر سے نکلتی ہیں تو جو برقعہ پہنتی ہیں اس سے پورا بدن اس کے اندر مخفی رہتا ہے اور نہ ہی بدن کا کوئی زاویہ نظر آتا ہے۔ ایسے برقعے بھی ہیں کہ بدن تو پورا اس میں مستور رہتا ہے لیکن ایسا چست ہوتا ہے کہ بدن کا ہر حصہ نمایاں طور پر محسوس ہوتا ہے۔ اور برقعہ کا رنگ بھی پرکشش ہوتا ہے۔ تو مریض حضرات اس سے بھی لذت اندوز ہوتے ہیں، لہٰذا اس کا ترک بھی ضروری ہے۔

ذیل کی سطور میں نظروں (ناظر اور منظور کے اعتبار سے) کی چند قسمیں بیان کی جاتی ہیں کہ کس عورت کی طرف دیکھنا جائز اور کس کی طرف ناجائز ہے۔ لیکن اس سے قبل ستر اور حجاب کا فرق واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں

ستر:۔ عورت اور مرد کے بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا ہر وقت ضروری ہے ضرورت کے وقت اس کا کھولنا جائز ہے۔ مثلاً غسل کرتے ہوئے یا ڈاکٹر اور طبیب کے معائنہ یا آپریشن کے وقت۔ گویا ستر ایک دائمی چیز ہے مرد کیلئے بدن کا جو حصہ چھپانا ضروری ہے وہ ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے اور عورت سراپا ستر ہے لیکن ضرورت کی وجہ سے چند اعضاء (مثل چہرہ، ہتھیلیاں اور قدم ستر میں داخل نہیں ہیں اگر ان اعضاء کا مستور رکھنا بھی ضروری قرار دے دیا جاتا تو عورت ایک بہت بڑی تکلیف میں مبتلا ہو جاتی۔ گھر کا کام کاج۔ کھانا پینا، عورتوں کے ساتھ ملاقات، نماز وغیرہ، ضروری دنیاوی اور شرعی امور کا ادا کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ شریعت نے کسی پر بھی اس کے برداشت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالا۔ **لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا۔**

حجاب:۔ عورت کے بدن کا وہ حصہ جو دائمی ستر میں داخل نہیں۔ لیکن جب ضرورت پڑے تو اس

کو چھپانا چاہیئے ۔ گویا یہ ایک وقتی ضرورت ہے ۔ اس میں دوام نہیں ۔ مثلاً عورت جب گھر میں یا محارم کے ساتھ تھی تو چہرہ اور ہاتھ کھلے رکھ سکتی تھی ۔ لیکن جب گھر سے کسی ضرورت کے لیے باہر نکلے تو اب ان اعضا پر پردہ ڈال دے ۔ تاکہ شریعت کے حکم کی خلاف ورزی بھی نہ ہو اور فتنہ میں مبتلا ہونے سے مرد اور عورت دونوں محفوظ رہیں ۔ شریعت نے چہرہ اور ہاتھ کو داخلِ ستر اس لیے نہیں کیا کہ یہ عورت کی ایک اہم اور شدید ضرورت تھی ۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ عورت اس طرح گھر سے کھلے چہرے کے ساتھ بلاضرورت یا ضرورت کے تحت نکلے اور مرد بلاوجہ اس کی طرف دیکھتے رہیں ۔ فتنہ و فساد کی اصل جڑ تو یہی ہے ۔ شریعت نے عورت کے جن اعضاء کو ستر سے مستثنیٰ قرار دیا ہے ۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ عورت جب چاہے بن سنور کر ان اعضاء کو کھلا چھوڑ کر باہر نکلے اور لوگوں کو دعوت نظارہ دے یا مردوں کا ایسی عورتوں کی طرف دیکھنا جائز ہو جائے ۔ بلکہ یہ تو کھلی بے حیائی ہے ۔ اسلام ایسی بے حیائی کی قطعاً اجازت نہیں دیتا ۔ مردوں اور عورتوں کا ایک دوسرے کی طرف دیکھنے اور نظر کرنے کی چند اقسام اور اُن کے شرعی احکام کی قدرے توضیح پیش خدمت ہے ۔

۱ ۔ <u>نظر جائز</u> :۔ اپنی بیوی اور اس کے علاوہ وہ تمام عورتیں جن کے ساتھ نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو ان کی طرف دیکھنا جائز ہے ۔ سورہ نساء کی آیت حُرِّمت علیکم امھاتکم الخ میں ان عورتوں کا ذکر ہے ۔ ان عورتوں کی حرمت نسب کی وجہ سے یا سسرالی رشتہ کی وجہ یا پھر رضاعت کی وجہ سے ۔ سورۃ نساء کی آیت میں جن محرمات کا ذکر ہے وہ یہ ہیں ۔ ماں بیٹی بہن پھوپھی، خالہ بھانجی بھتیجی رضاعی ماں رضاعی بہن، ساس، بیوی کی بیٹی، دادی اور نانی اوپر تک سب ماں کے حکم میں داخل ہیں ۔ پوتی اور نواسی نیچے تک سب حکماً بیٹیاں ہیں ۔ سگے اور سوتیلے بھائی بہن بھی اس آیت میں شامل ہیں ۔ مذکورہ تمام رشتوں میں مرد اور عورت کا ایک دوسرے کی طرف دیکھنا جائز ہے ۔ تجربہ اور مشاہدہ سے یہ بات ثابت ہے کہ ان رشتوں میں ایک دوسرے کی طرف شہوت نہیں بلکہ محبت اور شفقت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے ۔ اور پھر ماں کی طرف محبت کی نظر سے دیکھنا ثواب بھی ہے ۔ مشکوٰۃ شریف میں ابو داؤد شریف کے حوالے سے روایت منقول ہے ۔

عن انسٍ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی فاطمۃ بعبدٍ قد وھبہ لھا وعلی فاطمۃ ثوب اذا تقنّعت بہ راسھا لم یبلغ رجلیھا واذا غطّت بہ رجلیھا لم یبلغ رأسھا فلما رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تلقیٰ قال انہ لیس علیک بأس انما ھو ابوک وغلامک ۔

ترجمہ : حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ حضرت فاطمہؓ کے پاس اس وقت آئے جب اُن

کے پاس وہ غلام تھا جو آپؐ نے اُن کو بخشا تھا اور حضرت فاطمہؓ کے پاس ایک کپڑا تھا جب سر ڈھانکتیں تو پاؤں تک نہ پہنچتا تھا، اور جب پاؤں چھپاتی تو سر کھلا رہ جاتا تھا۔ جب حضورؐ نے حضرت فاطمہؓ کی یہ حالت یعنی حیا دیکھی تو فرمایا کہ کوئی بات (مضائقہ) نہیں اس لیے کہ ایک تیرا باپ ہے اور دوسرا تیرا غلام ہے۔

حضرت فاطمہؓ نے جب اپنے عظیم والدؐ کو دیکھا تو حیا کی وجہ سے سر اور پاؤں ڈھانکنے لگی۔ لیکن چادر چھوٹی تھی تو حضورؐ نے فرمایا لیس علیک بأس یعنی کوئی بات نہیں۔ ملا علی قاری مرقات میں لکھتے ہیں۔ لیس علیک بأس بان لا تستری وجھک۔ یعنی تو اگر اپنا چہرہ چھپا نہیں سکتی تو کوئی مضائقہ نہیں۔ رہی بات غلام کی تو ملا علی قاری فرماتے کہ شاید نابالغ تھا یا یہاں شہوت کا گمان یا شائبہ نہیں تھا۔ امام شافعیؒ تو اس حدیث سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ (محارم نساء) یعنی غیر محرم عورتوں کے ناف سے اوپر بدن کے حصہ کی طرف دیکھنا جائز ہے اور غلام محارم سے ہے۔

بہرحال اس حدیث سے پتہ چلا کہ محارم مرد اور عورتیں ایک دوسرے کی طرف دیکھ سکتے ہیں۔

۲۔ نظر ناجائز:۔ تمام اجنبیہ عورتیں جن کے ساتھ نکاح جائز ہو ان کی طرف دیکھنا ناجائز ہے ان میں ماموں کی بیٹی، چچا کی بیٹی، خالہ کی بیٹی، پھوپھی کی بیٹی وغیرہ شامل ہیں۔ عام لوگ ان کو قریبی رشتہ دار تصور کرکے اختلاط کو جائز سمجھتے ہیں۔ خاص کر تقریبات کے اندر اس کا بالکل خیال نہیں رکھا جاتا۔ غمی اور خوشی کے موقع پر تو ایک ذری سی بات سمجھا جاتا ہے۔ اچھے اچھے دیندار گھرانے اس میں مبتلا ہیں۔ بلکہ ان تقریبات میں اگر کوئی محتاط پردہ کا لحاظ رکھے تو بعض مغرب زدہ حضرات اس کو کہتے ہیں کہ ذرا زیادہ صوفی بن گئے ہو، اور تم تو بال کی کھال نکالتے ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔ شکووں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے کہ تمہاری بیوی نے مجھ سے پردہ کیا ہے۔ اس کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ پھر آہستہ آہستہ تعلقات ختم ہو جاتے ہیں کیا تعلقات قائم رکھنے اور کسی کی عزت اور اکرام کے لیے بے پردگی ضروری ہے۔ کیا اجنبی کو بیڈ روم اور ڈرائنگ روم میں اپنی بیوی کے ساتھ بٹھانا اور اس کے ساتھ گپیں ہانکنا عزت واکرام کا جزو لازم ہے اکبر الہ آبادی نے تو ایسے ہی موقع پر کہا تھا۔

خدا کے فضل سے میاں بیوی دونوں مہذب ہیں
ان میں غیرت نہیں ہے ان میں حیا نہیں

خاوند کو باغیرت اور بیوی کو حیا دار ہونا چاہیئے، سب سے بڑے غیرت مند اللہ کی ذات ہے اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔

عورت کا چہرہ اور ہتھیلیاں ستر میں داخل نہیں۔ لیکن اجنبی عورت کے چہرہ کی طرف دیکھنا جائز ہے

یا ناجائز تو اس میں اختلاف ہے اکثر علماء کے نزدیک جائز نہیں ۔ بلکہ حرام ہے ۔ چاہے شہوت کی نظر ہو یا بلا شہوت کیونکہ قرآن مجید کی آیات اور احادیث مبارکہ سے صراحتاً یہ بات معلوم ہوتی ہے ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں ۔ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ۔ ترجمہ :۔ کہہ دے مؤمنین سے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں ۔ مسلمان عورتوں کو بھی حکم ہے ۔ وقل للمؤمنٰت یغضضن من ابصارھن ۔ ترجمہ : اور کہہ دیں ایمان والیوں کو نیچی رکھیں ذرا اپنی آنکھیں ۔ ان آیات میں مؤمن مرد اور عورت کو نظروں کی حفاظت کے بارے میں حکم دیا گیا ۔ اس میں نظر شہوت اور بلا شہوت کا فرق نہیں کیا ۔ بلکہ مطلقاً حکم ہے کہ نظریں نیچی رکھو ۔

سورۃ احزاب میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔ یا یھا النبی قل لازواجک وبنٰتک ونساء المؤمنین یدنین علیھن من جلابیبھن

ترجمہ : اے پیغمبر اپنی بی بیوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور دوسرے مسلمانوں کی بی بیوں سے بھی کہہ دے کہ نیچی کر لیا کریں اپنے اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں ۔

یعنی کسی ضرورت کے لیے گھر سے نکلیں تو سر اور چہرہ چھپا لیا کریں ۔ مولانا اشرف علی تھانوی بیان القرآن میں فرماتے ہیں ۔ اور یہ آیت منع عن کشف الوجہ میں صریح ہے ۔ یعنی عورت جب ضرورت سے باہر نکلے تو اس کے لیے چہرہ کھولنا منع ہے ۔

مشکوٰۃ شریف کتاب النکاح میں ہے ۔ المرأۃ عورۃ فاذا خرجت استشرفھا الشیطٰن ۔ ترجمہ : عورت ستر ہے ۔ جب نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں رہتا ہے ۔ یعنی عورت جب اپنے ستر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کو لوگوں کی نظروں میں مزین کر کے دکھاتا ہے ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت باپردہ ہو کر نکلے تاکہ شیطانی چالوں سے محفوظ رہے ۔

ایک اور حدیث میں ہے عن بریدۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا علی لا تتبع النظرۃ النظرۃ فان لک الاولی ولیست لک الاٰخرۃ ۔

ترجمہ :۔ فرمایا اے علی ! نہ ڈال نظر کے بعد نظر اس لیے کہ پہلی نظر تیرے لیے جائز ہے اور دوسری ناجائز ۔ یعنی پہلی ناگہانی نظر معاف ہے دوسری ماخوذ ہے ۔ دوسری نظر قصداً ڈالی جائے تو جائز نہیں ۔

ایک اور حدیث میں فرمایا ۔ عن ام سلمۃ انھا کانت عند رسول اللہ علیہ وسلم ومیمونۃؓ اذا قبل ابن ام مکتوم فدخل علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجبا منہ فقلت یا رسول اللہ الیس ھو اعمیٰ لا یبصرنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افعمیاوان انتما الستما تبصرانہ ۔ ترجمہ ۔ ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں اور میمونہؓ حضور ؐ کے پاس

تھیں کہ ابن مکتوم نابینا صحابی تشریف لائے۔ حضورؐ نے دونوں بی بیوں سے فرمایا کہ اس سے پردہ کرو۔ ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے کہا کہ کیا وہ نابینا نہیں کہ ہم کو نہیں دیکھ سکتا۔ تو حضورؐ نے فرمایا کہ کیا تم دونوں بھی اندھی ہو گیا تم اس کو نہیں دیکھتیں۔ ۹

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ مرد اور عورت جب غیر محرم ہوں ایک دوسرے کی طرف نہ دیکھیں ایک اور حدیث مرسل ہے۔ عن الحسن مرسلاً قال بلغنی ان رسول قال لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ۔ ترجمہ:۔ دیکھنے والے اور جس کی طرف دیکھا جائے دونوں پر اللہ کی لعنت ہے بعض علماء کے نزدیک مرد عورت کے چہرہ کی طرف دیکھ سکتا ہے۔ لیکن جب شہوت سے نہ ہو۔ ورنہ ان کے نزدیک بھی ناجائز ہے۔ ان کا استدلال اس حدیث سے ہے کہ مسجد نبوی میں چند حبشی نوجوان سپاہیانہ کھیل دکھا رہے تھے۔ تو حضرت عائشہؓ حضورؐ کے آڑ میں ان کو دیکھتی رہیں۔ عدم جواز کے قائل علماء فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ حبشیوں کی طرف نہیں بلکہ کھیل کی طرف دیکھ رہی تھی۔ بہرحال حدیث محتمل ہے۔ آج کل کے فتنہ و فساد کے ماحول میں جب کہ بے پردگی عام ہے، ہر جگہ شہوت ابھارنے کے اسباب مہیا ہیں، ریڈیو۔ ٹی وی۔ رسالے۔ اخبارات۔ میگزین وغیرہ کا جائزہ لیا جائے تو حاصل شہوت پرستی نکلے گی۔ نام مسلم کلچر اور ثقافت رکھ دیا ہے۔ لہذا احتیاط اور خیر اسی میں ہے کہ اجنبی عورت کی طرف بالکل نہ دیکھا جائے۔

۳۔ نظر ضرورت: مشہور فقہی قاعدہ ہے۔ الضروریات تبیح المحظورات، ضرورت کے وقت ممنوع اشیاء جائز ہو جاتی ہیں۔ لہذا قاضی حاکم اور ڈاکٹر کو ضرورت کے وقت اجنبی عورت کی طرف دیکھنا جائز ہے۔ اجنبی عورت جب بیمار پڑ جائے تو ڈاکٹر سے معائنہ کراتے وقت پردہ نہیں کر سکتی خاص کر جب آپریشن ہو۔ عورت کو چاہیئے کہ بیماری کی حالت میں لیڈی ڈاکٹر کی طرف رجوع کرے اگر ڈاکٹرانی نہ ہو تو مرد سے علاج کروا سکتی ہے۔ آج کل تو لیڈی ڈاکٹروں کی بہتات ہے۔

۴۔ نظر ناگہانی:۔ اچانک کسی اجنبی عورت پر نظر پڑ جائے تو معاف ہے۔ اس ناگہانی نظر کو پہلی نظر کہا گیا ہے۔ بعض کج فہم اس سے یہ استنباط کرتے ہیں کہ اجنبی عورت کی طرف ایک مرتبہ دیکھنا جائز ہے۔ حالانکہ یہ اپنے نفس امارہ کو خوش کرنے والی بات ہے۔

عن جریر بن عبد اللہ قال سئلت رسول اللہ عن نظر الفجاۃ فامرنی ان اصرف بصری۔ جریر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورؐ سے ناگہانی نظر کے بارے میں پوچھا تو مجھے فرمایا کہ اپنی نظر پھیر دو۔ اگر دوبارہ قصداً نظر کی تو گنہگار ہو گا۔

عن ابی امامۃ عن النبیؐ قال ما من مسلم ینظر الی محاسن امرأۃ اوّل مرۃ ثم یغض بصرہ الا احدث اللہ لہ عبادۃ یجد حلاوتہا۔

ترجمہ: حضورؐ فرماتے ہیں کہ جب کسی کی نظر عورت کے محاسن (حُسن) پر پڑ جائے اور پھر اپنی نظر پھیر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے عبادت پیدا کرے گا جس کی حلاوت (مٹھاس) وہ محسوس کرے گا۔

پتہ چلا کہ پہلی نظر معاف ہے اور اس کے بعد نظر پھیرنی چاہیئے۔

۵۔ نظر انتخاب :۔ ایک آدمی اگر کہیں نکاح کرنا چاہے تو مخطوبہ عورت (جس کے ساتھ نکاح کا ارادہ ہے) کی طرف دیکھ (شرعی اور اخلاقی حدود کے اندر) سکتا ہے۔ کیونکہ یہ زندگی بھر کا سودا ہے۔ تاکہ بعد میں پشیمان نہ ہو۔ اگر دیکھنا ممکن نہ ہو تو عورتوں کو اس کے دیکھنے کے لیے بھیج دے۔ عورتوں کے بیان سے اس کی تسلی ہو جائے گی۔ یہ دیکھنے کا حق شریعت نے مرد کو دیا ہے کیونکہ نکاح کے لیے عورتوں کے انتخاب میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ **فانکحوا ما طاب لکم من النساء**۔ یعنی تمہیں جو عورت پسند ہو اس کے ساتھ نکاح کرو۔ مردوں سے اللہ تعالیٰ مخاطب ہیں۔ عورت سے نہیں کہا کہ تو مرد کا انتخاب کر۔ ہاں بالغ عورت کی رضامندی شرط ہے۔ احادیث سے بھی پتہ چلتا ہے کہ دیکھنے کا حق مرد کو ہے۔ وجہ یہ ہے کہ عورت اپنے لیے خاوند کا انتخاب صحیح طور پر نہیں کر سکتی۔ اس لیے کہ عورت گھر کی بیٹھی ہے۔ مرد ہر طرف سے معلومات حاصل کر سکتا ہے جب کہ عورت ایسا نہیں کر سکتی اور عورت شرم و حیا کا پیکر بھی ہے۔ عورت کی حیا اس کو اجازت نہیں دیتی کہ مردوں کے انتخاب کے پیچھے پھرتی رہے۔ بہرحال نکاح کے لیے عورت کو منتخب کر لیا تو اس کی طرف دیکھا جا سکتا ہے۔

طریقہ انتخاب :۔ شریعت نے کوئی خاص طریقہ نہیں بتایا کہ مخطوبہ عورت کو کس طرح اور کتنی مرتبہ دیکھا جائے۔ غالباً اس کو عرف پر چھوڑا گیا ہے۔ اس کے مختلف طریقے ہو سکتے ہیں۔

اس نظر انتخاب میں ایسا طریقہ اختیار کرنا کہ کئی گناہوں کا مجموعہ بن جائے اس کی ہرگز اجازت نہیں۔ مثلاً آج کل کے نام نہاد مہذب طبقہ میں جب کسی لڑکی کا انتخاب کرنا ہوتا ہے تو اس کے لئے ایک بڑی تقریب منعقد کر کے خاص خاص دوست و احباب کو مدعو کرتے ہیں۔ لڑکا چند دوستوں اور رشتہ داروں کے ساتھ استقبال کے لیے گیٹ پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور مدعوین حضرات و خواتین بن ٹھن کر تشریف لاتی ہیں ہر مدعو عورت نے خود کو اتنا سجایا ہوتا ہے کہ جس کی انتہا نہیں۔ گویا دلہن بن کر رخصت ہونے والی ہے۔ ظاہر بات ہے کہ اس طریقہ انتخاب کو کوئی نفس امارہ کا اسیر اور شہوت پرست ہی جائز کہہ سکتا ہے۔ نظر انتخاب کیلئے احادیث ملاحظہ فرما دیں۔

عن جابرؓ قال قال رسول اللہ اذا خطب احدکم المرأۃ فان استطاع ان ینظر الی ما یدعوہ الی نکاحھا فلیفعل ۔ (مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ :۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی عورت کو نکاح کا پیغام دینا چاہو تو اگر ہو سکے تو ان اعضاء کی طرف دیکھا جائے جو باعث نکاح ہیں (چہرہ وغیرہ)

عن ابی ھریرۃؓ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی تزوجت امرأۃ من الانصار قال فانظر الیھا فان فی اعین الانصار شیأ ۔ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ : ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضورؐ کے پاس آئے اور کہا کہ ایک انصار عورت سے نکاح کا ارادہ ہے تو حضورؐ نے فرمایا کہ اس کی طرف دیکھ لے کیونکہ انصار کی عورتوں کی آنکھوں میں کچھ خلل ہے

عن المغیرہ بن شعبہ قال خطبت امرأۃ فقال لی رسول اللہ ھل نظرت الیھا قلت لا قال فانظر الیھا فانہ احری ان یؤدم بینکما ۔ مشکوٰۃ ۔

ترجمہ :۔ مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے منگنی کا ارادہ کیا تو حضورؐ نے فرمایا کہ کیا تو نے اس کو دیکھا ہے ؟ میں نے کہا نہیں تو فرمایا کہ اس کی طرف دیکھ لے ۔ کیونکہ دیکھنے سے تمہارے مابین الفت پیدا ہو گی ۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جس عورت کو نکاح کا پیغام دیا جائے ۔ اس کی طرف دیکھنا جائز ہے ۔

ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ مخطوبہ عورت کی طرف دیکھنے میں اختلاف ہے ۔ امام اوزاعیؒ، امام ثوریؒ امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کے نزدیک جائز ہے عورت اجازت دے یا نہ دے ۔ امام مالکؒ کے نزدیک عورت کی اجازت کے ساتھ جائز ہے اور ایک روایت عن مالکؒ میں مطلقاً ناجائز ہے ۔ بہرحال جمہور کے نزدیک دیکھنا جائز ہے جیسا کہ احادیث سے ظاہر ہے ۔

قارئین سے گذارش

خط و کتابت کے وقت اپنا خریداری اعزازی تبادلہ نمبر ضرور رکھیں ۔ ورنہ ادارہ جواب دینے سے معذور ہو گا ۔